اس جہانِ کون ومکاں میں بے شمار اقوام اور افراد نے حیات مستعار کا کچھ حصہ گزار کر اپنے خالق حقیقی سے جاملے ، مگر نبی مکرم کے مکتب نبوت میں پرورش پانے والے عظیم المرتبت صحابہ کرام کی بزرگ ہستیاں اسلامی تاریخ کا ایک زریں باب ہی نہیں بلکہ ان کی اجتماعی کوششوں سے جو مہذب وباوقار اسلامی معاشرہ تشکیل پایا کہیں اور اس کی مثال نہیں مل سکتی، شمع رسالت کے پروانوں نے شرک وبدعات ، جہالت وتاریکی اور کفر والحاد کی غلاظت ،قتل وغارت گری ،ظلم وبربریت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں کتاب وسنت پر مبنی علم وعمل کا وہ مینار کھڑا کیا جس کی روشنی اور برکات رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گی ، یہ وہ لوگ تھے جن کی تقوی وپارسائی ،علومرتبت اور قربانیوں کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے،

اللہ تعالی نے ان مخلص بندوں کے بارے میں کہیں فرمایا: یہی لوگ حقیقی مومن ہیں،،،اللہ ان سے راضی ہوا یہ اللہ سے راضی ہوئے ،،کبھی فرمایا: یہی فوز وفلاح پانے والے ہیں،

☆ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے صحابی کی جامع تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: جس نے بحالت ایمان نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی ہو اور اسلام ہی پر وفات پائی ہو، اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جنہیں آپ ﷺ سے لمبی صحبت حاصل رہی ہو یا معمولی، آپ سے کوئی روایت نقل کی ہو یا نہ کی ہو، آپ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، جس نے بھی ایک جھلک آپ کو دیکھا ہے اگر چہ صحبت حاصل نہ ہو یا کسی بیماری اندھا پن وغیرہ کی وجہ سے آپ کو نہ دیکھا ہو اسے صحابیت کا شرف حاصل ہوجاتا ہے /الصحابہ فی تمیز الصحابہ: ج ا ص ۷)

صحابیت نبی کریم ﷺ کی امت میں وہ عظیم شرف اور رتبہ ہے جسے کوئی دوسرا مومن پا ہی نہیں سکتا ہے، جس نے ایمان کی حالت میں آپ کو ایک بار دیکھ لیا وہ اس شرف کو پالیتا ہے کہ ساری زندگی کا مجاہدہ ،عبادتیں اور قربانیاں اس بلند مقام کو نہیں پاسکتی ، چاہے وہ لوگوں کا بنایا ہوا امامِ معصوم ہو، یا ولی کامل اور غوث اعظم ہو، اموئی خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کا دور اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہے جن کے فضائل اور خوبیاں اپنی جگہ مسلم ہیں مگر ان سب کے باوجود آپؒ ایک ادنی درجہ کے

صحابی رسول کے مقام ومرتبہ کو نہیں پہونچ سکتے ،ابو بکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں: صدیق اکبرؓ کثرت صوم وصلاۃ کی بنا پر تم سے سبقت نہیں لے گئے ، بلکہ اس وجہ سے کہ ان کے دل میں ایمان راسخ ہوگیا تھا ، ارشاد باری تعالی ہے : وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی، اور وہ لوگ جنہوں نے احسن طریق پر ان کی اتباع کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ،/توبہ :۱۰۰) سابقون اولون ابتدائی دور کے وہ مسلمان ہیں جنہوں نے ہر تنگی اور ترشی کے وقت اسلام اور پیغمبر اسلام کا ساتھ دیا، تا آنکہ اللہ کا کلمہ بلند ہوگیا ، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے : نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، پس اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے مثل سونا خرچ کرے وہ میرے صحابہ کے خرچ کئے ہوئے ایک مد اور آدھا مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا/صحیح بخاری:۳۶۷۳)

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اصحاب رسول ﷺ کو گالی نہ دو، ان کی ایک ساعت کی صحبت تمہاری پوری زندگی کے اعمالِ خیر سے کہیں بہتر ہے/سنن ابن ماجہ:۱۳۳، حسن)

سیدنا علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدنا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آرہے تھے ، نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ساتھیوں کو آتے دیکھا اور فرمایا: یہ دونوں انبیاء ومرسلین کو چھوڑ کر اولین وآخرین کے تمام اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں ، اے علی! مگر تم انہیں مت بتانا ، فرماتے ہیں میں نے ان کے مرنے کے بعد لوگوں کو اس کی خبر دے دی/ ترمذی، ابن ماجہ، صحیح)

صحابہ کرام اللہ تعالی کے چنیدہ اور انتخاب کردہ لوگ تھے ،جنہیں ہمارے لئے معیار ہدایت بنا کر پیش کیا گیا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالی نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو تمام بندوں کے دلوں سے بہترین دل محمد ﷺ کا پایا، تو اسے اللہ نے اپنے لئے چن لیا، اور اسے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا، پھر اللہ تعالی نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو ان کے صحابہ کا

دل تمام بندوں کے دلوں سے بہتر پایا، تو انہیں اپنے نبی کا وزیر بنا دیا،/ مسند احمد :۱/۳۷۹

دوسری جگہ آپ نے فرمایا: محمد ﷺ کے صحابہ اس امت کے سب سے زیادہ نیک دل ،سب سے گہرا علم رکھنے والے ، سب سے کم تکلف کرنے والے تھے، اللہ نے انہیں اپنے دین کی سرفرازی کے لئے چنا ہے، اور اپنے نبی کی صحبت کے لئے منتخب کیا ہے، ان کے اخلاق واطوار کو اختیار کرو، رب کعبہ کی قسم وہ صراط مستقیم پر تھے،،/ جامع بیان العلم وفضلہ:۴۱۹)

یہ وہ پاکیزہ گروہ ہے جس کی موجودگی میں قرآن کا نزول ہوتا تھا ، یہ دلائل شرعیہ کے مراد ومقصود اور اس کے معانی ومفہوم کو اچھی طرح سمجھنے والے تھے، کتاب اللہ کے اسرار وحکم اسکی تشریح وتفسیر کو انہوں نے اپنے نبی ﷺ سے سیکھا تھا، یہ قرآن کریم کے اولین مخاطب تھے، فائزون، متقون، صالحون، راشدون مفلحون کا پہلا تمغہ انھیں کو دیا گیا ہے، یقیناً یہ اس کے مستحق تھے، سبیل المومنین،، جس کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا اس سے مراد اصحاب رسول ہیں، اسی لئے قرآن وسنت کی جو تشریح وتوضیح وتفسیر اور اس کے معانی کی تحدید وتعیین صحابہ کرام بیان کریں وہی حق اور معتبر ہے، ان کے خلاف جو تفسیر کی جائے وہ اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے خلاف ہے ، حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے صحیح مزاج کو سمجھنے کے لئے اصحاب رسول کی سیرت وکردار اور ان کی فہم کے ہم محتاج ہیں، ہر دور میں کتاب وسنت کو اسی طرح سمجھا جائے گا جس طرح صحابہ کرام نے سمجھا، ضلالت وگمراہی اور نت نئے فتنوں سے حفاظت کا یہی ذریعہ ہے کہ شریعت کے ہر پہلو میں فہم رسول کو مقدم کیا جائے ،

☆ أئمہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ترین شخص سیدنا ابو بکر صدیق ،پھر عمر فاروق ، پھر عثمان غنی ، پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں ،/عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ فی الصحابہ: ص:۲۴۰) علامہ ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : ہم بلا تفریق تمام اصحاب رسول سے محبت کرتے ہیں، ان میں سے کسی کی محبت میں

افراط وتفریط نہیں کرتے ،اور نہ ہی ان میں سے کسی پر تبرأ بازی کرتے ہیں ،اور ہم اس شخص سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں جو صحابہ کرام سے بغض رکھتا ،اور ان کا ذکر خیر نہیں کرتا ، ہم صحابہ کرام کا ذکرِ خیر کرتے ہیں اور ان سے محبت کو دین وایمان کا معیار اور احسان و بھلائی کا ذریعہ جانتے ہیں ،ان سے بغض وعداوت کو کفر ونفاق اور سرکشی سمجھتے ہیں/ شرح العقیدہ الطحاویہ: ۲/۷۴۰)

عن مسروق ،قال: حب أبی بکر وعمر ومعرفة فضلهما من السنة / المعرفة والتاريخ : ۲/۸۱۲) ,,امام مسروق رحمہ اللہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں بیان کرتے ہیں: سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے محبت اور ان کے فضل ومرتبہ کا اعتراف کرنا سنت سے ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: اس کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

:أی من شريعة النبی ﷺ التی امر بها فانه قال: ۔اقتدوا بالذين بعدی أبی بکر وعمر ،،ولهذا کان معرفة فضلهما علی من بعدهما واجبا لا يجوز التوقف فيه / الفتاوی : ۴/۴۳۵) شیخین سے محبت نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے ہے جس کا آپ نے حکم دیا ہے، مثلا آپ نے فرمایا: میرے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتدا کرو ،،لہذا ان کے بعد والوں پر شیخین کے مقام ومرتبہ کا اعتراف لازم ہے، اس میں توقف اختیار کرنا جائز نہیں ہے،، امام حسن بصریؒ کہتے ہیں: ان کی محبت سنت نہیں بلکہ فرض ہے،

علامہ ابن ابی زمنین المالکی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اہل السنۃ والجماعۃ کا موقف یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ہر شخص سے عقیدہ کی بنا پر محبت کی جائے، ان کے محاسن وفضائل کو بیان کیا جائے ،ان سے جو اختلاف اور اجتہادی غلطیاں صادر ہوئیں ان کے پیچھے پڑ کر کھود کرید نہ کی جائے ، اللہ تعالی نے اپنے ان محبوب بندوں کی تعریف اپنی کتاب میں جا بجا فرمائی ہے جس سے ان کا شرف اور مقام اس طرح روز روشن ہو جاتا ہے کہ دل ان کی محبت سے بھر جاتا ہے اور زبان سے ان کے حق میں دعائیں نکلنے لگتی ہیں/ اصول السنۃ ۲۶۳)

ابن کثیر رحمہ اللہ ,فضائل القرآن،، ص:۳۲ میں نقل کرتے ہیں: سیدنا

علی رضی اللہ نے فرمایا: قرآن کریم کا سب سے زیادہ اجر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملتا ہے، کیونکہ وہی قرآن کے سب سے پہلے جامع ہیں،،

☆ارشاد باری تعالی : بلا شبہ !اللہ ایمان والوں سے راضی ہو گیا ، جب وہ اس درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ،تو اس نے جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا پس ان پر سکینت نازل کر دی اور قریب والی فتح انہیں انعام میں دی/ الفتح: ۱۸) گویا چودہ سو اصحاب بیعت رضواں کے لئے رضاء الہی اور ان کے سچے پکے مومن ہونے کا سرٹیفکٹ دیا گیا ہے، ان کے دلوں کا حال بیان کر کے تقوی وپر ہیزگاری کی شہادت دی گئی جو طمانچہ ہے ایسے لوگوں کے منہ پر جو یہ کفریہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام صحابہ منافق تھے، اور وفات نبوی کے بعد مرتد ہو گئے تھے، اللہ کی لعنت کے مستحق وہ لوگ جنہوں نے اپنے نبی کے حواریوں کی عزت وآبرو پر حملہ کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درخت کے نیچے بیعت لینے والوں میں سے کوئی بھی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا،/ صحیح ترمذی: ۳۰۳۳ صحیح)

تنقیص صحابہ کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ صحابہ کرام سیرت وکردار کو مسخ کر دیا جائے ، تا کہ جن بنیادوں پر اسلامی تعلیمات کی عمارت کھڑی ہے اسے زمیں بوس کر دیا جائے ، جب ناقلینِ کتاب وسنت ہی مجروح ہو جائیں گے تو ان کی نقل کردہ باتوں کی کیا حیثیت رہ جائے گی ،، جیسا کہ امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جب تم کسی ایسے شخص کو پاؤ جو صحابہ کرام کی تنقیص کرتا ہو، تو جان لو کہ وہ زندیق ہے، بیشک ہمارا رسول برحق ،قرآن کریم برحق ،اور جو کچھ آپ ﷺ لے کر آئے سب برحق ،اور یہ پورا دین انہیں صحابہ کے ذریعہ سے ہم تک منقول ہوا ہے ، یہ اعدائے اسلام چاہتے ہیں کہ ہماری شہادتوں کو باطل کر دیں تا کہ از خود کتاب وسنت باطل قرار پائے ،/ اصابہ: ج ا ص ۱۰)

اللہ تعالی ہم سب کو صحابہ کرام کی قدر ومنزلت کو پہچاننے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے ۔آمین

ہمارے لئے ہدایت کا معیار ہے

البر فائونڈیشن

ا، ونجارا مینسن ، گن پاؤڈر روڈ ، مجگاؤں ، ڈاکیاڈ روڈ ، ممبئی ۱۰۔

موبائل: +91-8898617140 / 9920955597

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in